www.KitaboSunnat.com



کیا ضعیف حدیث فضائل اعمال میں قابل حجت ہے یا نہیں؟

فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے گا یا نہیں؟ یہ ایک اختلافی مسئلہ جس کے بارے میں محدثین کرام کی تین آراء ہیں:

۱۔ ضعیف حدیث پر مطلق طور پر عمل کیا جائے گا۔
۲۔ ضعیف حدیث پر عمل ہی نہیں کیا جاسکتا۔ چاہے وہ فضائل اعمال میں ہو۔
۳۔ ضعیف حدیث فضائل اعمال میں قابل حجت ہے لیکن چند شروط کے ساتھ۔

شاہ صاحب رحمہ اللہ بھی تیسری رائے کے قائل رہے اور اپنے اس موقف کو ثابت کرنے کے لیے شاہ صاحب نے پہلے شروط بیان کی ہیں اور پھر اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے سترہ محدثین کے اقوال پیش کیے ہیں۔ (الازہری)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الحمد لله الذی میّز الطیب من الخبیث والصلوة والسلام علی رسوله کغیث المغیث وعلی آله واصحابه الذین نقلو الینا منه الحدیث امّابعد!

میرے دل میں خیال آیا کہ میں ایک سوال کا بہترین جواب لکھوں کہ کیا ضعیف حدیث فضائل اعمال اور ثواب میں قابل حجت ماننا صحیح ہے؟

تو میں اللہ کی مدد سے اس سوال کا جواب شروع کرتا ہوں اور اس مقالہ کا نام "القول اللطیف فی الاحتجاج بالحدیث الضعیف" رکھتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کام کو مکمل کروائے اور اس کے ہاتھ میں اختتام ہے۔

فاقول وبالله التوفیق وهو حسبی ونعم الرفیق.

فضائل اعمال میں ضعیف حدیث سے دلیل لینا بالکل صحیح ہے جب تک اس سند میں کوئی ایسا راوی نہ ہو جو شدید ضعیف یا مجروح ہو۔ جیسے کذب اور فحش الغلط وغیرہ۔ مثلاً:

یوسف بن خالد السمتی ❶ اور حسن بن زیاد اللؤلؤی ❷ ان دونوں راویوں کو امام نسائی نے جھوٹا قرار دیا ہے۔

یا متہم بہ جیسے حسن بن عمارہ ❸ اور خالد بن الیاس ❹ ان دونوں راویوں کو امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تقریب التہذیب میں متہم قرار دیا ہے۔

یا فاحش الغلط: جیسے ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ❺ امام نسائی نے ان کو فحش الغلط کہا ہے۔

اس شرط کے ساتھ ایک اور شرط کا ہونا لازمی ہے اور وہ ہے۔

((ان یکون مندرجا تحت اصل العام من حجة الشرع))

وہ عمل کسی اصل عام کے تحت مندرج ہو شرعی دلیل سے۔"

تمام محققین کا اسی پر اتفاق ہے۔

(شاہ صاحب اب یہاں سترہ محدثین کی شہادات ذکر کر رہے ہیں کہ ان تمام کے پاس ضعیف حدیث

---

❶ یوسف بن خالد بن عمر السمتی ابو خالد البصری، تهذیب التهذیب: ۱۱/ ۲۶۱۔ تاریخ الکبیر: ۸/ ۳۸۸.

❷ حسن بن زیاد اللولوی الکوفی "وقال الدار قطنی ضعیف متروك" میزان الاعتدال: ۱/ ۹۱.

❸ الحسن بن عمارة بن المغرب البجلی مولاهم الکوفی ابو محمد، قال الامام النسائی "لیس بثقة" تهذیب التهذیب ۲/ ۲۶۳.

❹ خالد بن الیاس وقیل ایاس بن صخر بن ابی الجهم عبید بن حذیفه ابو الهیثم العدوی المدنی قال امام النسائی "متروك الحدیث" تهذیب التهذیب ۳/ ۷۰۔ تاریخ الکبیر ۳/ ۱۴۰.

❺ النعمان بن ثابت الکوفی ابو حنیفة الامام یقال اصل من الفارس "قال الامام البخاری کان مرجیا سکتوا عنه وعن حدیثه" تقریب التهذیب ص ۵۲۴۔ التاریخ الکبیر ۸/ ۸۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فضائل اعمال میں قابل حجت ہے)۔(الازہری)

پہلی گواہی:

میرے والد محترم صاحب السند الحافظ المحدث ابو محبّ اللہ احسان اللہ بن شیخ حافظ سید رشد اللہ شاہ صاحب العلم الخامس رحمہ اللہ ❶ اپنی مشہور کتاب "المقالة المحبوبة فی الدعاء بعد الصلوة المكتوبة" میں فرماتے ہیں:

((ان علماء هذه الامة المكرمة وفقهائها قد اجتمعوا على ان الاحاديث الضعيفة فی فضائل الاعمال والثواب معمولة)) انتهى

"اس امت کے علماء وفقہاء کا اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف احادیث پر عمل کیا جائے گا۔"

دوسری گواہی:

الشیخ الحافظ حدیث اور رجال کے ماہر علامہ عبدالرحمٰن بن مہدی بن حسان العنبری رحمہ اللہ ❷ فرماتے ہیں:

((اذا روينا عن النبی ﷺ فی الحلال والحرام والاحكام شددنا فی الاسانيد وانتقدنا الرجال واذا روينا فی فضائل الاعمال والثواب والعقاب والمباحات والدعوات تساهلنا انتهى))

"جب ہم حلال وحرام اور احکامات کے بارے میں نبی ﷺ کی احادیث بیان کرتے ہیں تو اس کی اسناد میں شدت اختیار کرتے ہیں اور جب فضائل اعمال ثواب وعتاب، مباح امور اور دعاؤں کی احادیث بیان کرتے ہیں تو تساہل برتتے ہیں۔"

تیسری گواہی:

امام الفقیہ المجتهد الحجة ابوعبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی المروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ❸

---

❶ شاہ صاحب کے والد احسان اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ اپنے وقت کے امام تھے۔ اسماء الرجال میں ملکہ تامہ رکھتے تھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ فرماتے تھے: "ان كان فی هذا الوقت رجل عنده علم اسماء الرجال وانا اقول هو احسان الله شاه الراشدی" سید احسان اللہ شاہ الراشدی رحمہ اللہ کی وفات ۱۳۵۸ ہجری کو ان کے گاؤں پیر آف جھنڈہ میں ہوئی تو ان کی وفات پر مولانا سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے کہا: "مات اليوم رجل كان ماهرا بالحديث واسماء الرجال" مزید دیکھو! مجلہ بحرالعلوم شیخ العرب و العجم نمبر"

❷ شیخ عبدالرحمن بن مهدی العنبری البصری قال الامام الشافعی "لا اعرف له نظيرا فی الدنيا" مزید دیکھو: تهذيب التهذيب ٦/٢٧٩۔ تاريخ بغداد ١٠/ ٢٤٠.

❸ امام احمد بن حنبل، حنبلی مذہب کے پیشوا امام عبداللہ لکھتے ہیں: "ما رايت افقه منه ولا اورع" تهذيب التهذيب ١/٧٢۔ تاريخ بغداد ٤/ ٤١٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اذا روینا النبی ﷺ فی الحلال والحرام والسنن والاحکام شددنا بالاسانید واذا روینا عن النبی ﷺ فی فضائل الاعمال وما لا یضع حکما ولا یرفعه تساهلنا فی الاسانید))

''جب ہم حلال وحرام سنن اور احکامات کے بارے میں نبی ﷺ کی احادیث بیان کرتے ہیں تو ان کی اسانید پر سختی کرتے ہیں اور جب آپ سے فضائل اعمال کے بارے میں روایات بیان کرتے ہیں اور وہ احادیث جو احکامات سے متعلق نہیں ہوتیں تو ان کی اسناد میں نرمی برتتے ہیں۔''

چوتھی گواہی:

شیخ الحافظ ابوعبداللہ النوفلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((الاحادیث الرقاق یحتمل ان یتساهل فیها حتی یجیء الشی فیه حکم انتهی))

''دل کو نرم کرنے والی حدیثوں میں تساہل برتا جائے گا یہاں تک کہ اس میں کوئی حکم آ ئے۔''

پانچویں گواہی:

امام حافظ ثقہ ابوعبداللہ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری الکوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [1]

((لا تاخذوا هذا العلم فی الحلال والحرام الا من الرؤساء المشهورین بالعلم الذین یعرفون ألزیادة والنقصان فلا باس بما سوی ذلك من المشائخ انتهی))

''حلال وحرام کے بارے میں صرف ان مشہور محدثین عظام سے لو جو حدیث کی زیادتی اور نقصان کو جانتے ہوں اس کے علاوہ (فضائل اعمال میں) ایسے محدثین سے لینے میں کوئی حرج نہیں جو اس پائے کہ نہ ہوں۔''

چھٹی گواہی:

امام حافظ فقیہ ابومحمد سفیان بن عیینہ الہلالی الکوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [2]

((لا تسمعوا من بقية ما كان فی سنة واسمعوا منه ما كان فی ثواب وغیره)) انتهی

''بقیہ (جو راوی) سے فرائض میں کوئی بھی حدیث نہ لو، ثواب وغیرہ میں ہو تو لے لو۔''

---

[1] الامام امیر المومنین فی الحدیث دنیا کی معروف ترین شخصیت، مزید دیکھو: تهذیب الکمال ۱/ ۵۱۲.

[2] امام الوقت عظیم محدث امام الشافعی رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں: "لولا مالك وسفیان لذهب علم الحجاز تهذیب التهذیب ٤/ ١١٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں گواہی:

علامہ حافظ یحییٰ بن محمد بن عبداللہ العنبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ❶

((الخبر اذا ورد لم یحرم حلالا ولم یجعل حراما ولم یوجب حکما وکان فی ترغیب او ترھیب او تشدید او ترخیص وجب الاغماض عنه والتساھل فی روایته)) انتہی

''کوئی ایسی حدیث ہے جو نہ تو حرام کو حلال اور حلال کو حرام اور نہ اس سے کوئی حکم صادر ہو رہا ہے اور وہ ہے بھی ترغیب وترھیب یا عزیمت یا رخصت میں تو ایسی حدیث میں تساہل برتنا اور چشم پوشی کرنا واجب ہے۔''

آٹھویں گواہی:

میرے دادا امام حافظ محدث سید ابوتراب رشد اللہ صاحب العلم الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ❷

((اقول وبالله التوفیق ان الاستدلال به فی الفضائل ما لم یکن فی سنده الراوی شدید الضعف کالکذب والمتھم بفاحش الغلط ومع ھذا یکون مندرجا تحت اصل عام من حجة الشرع نص علیه الحافظ ابن حجر وغیره ویویده ما اخرجه الامام احمد فی مسند عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ مرفوعا "لا اعرفن احدا منکم اتاه عنی حدیث وھو متکی علی اریکته یقول اتلوبه علی قرانا ما جاء کم عنی من خیر قلته او لم اقل فانا اقوله وما اتاکم من شر فانی لا اقول الشر وما اخرجه ابن ماجة عنه ایضا یرفعه لا اعرفن ما یحدث احدکم عنی الحدیث وھو متکی علی اریکته فیقول اقراء قرانا ما قیل من قول فانا قلته))

''میں اللہ کی توفیق سے کہتا ہوں کہ فضائل اعمال میں (حدیث ضعیف) سے استدلال لینا بالکل صحیح ہے جبکہ اس کی سند میں ایسا راوی نہ ہو جو شدید ضعیف ہو جسے جھوٹا، متہم بہ یا فاحش الغلط اور اس کے ساتھ وہ عمل کسی اصل عام کے تحت مندرج ہو شرعی دلیل سے، اسی بات کی تائید حافظ ابن

❶ امام ابن السمعانی فرماتے ہیں: "کانا ادیبا فاضلا عارفًا بالتفسیر واللغة" تذکرۃ الحفاظ ۳/۸٦٥.

❷ شیخ بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ کے دادا امجد جن کی پیدائش ۱۲۷۷ ہجری کو سندھ میں ہوئی، شیخ عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ شاہ رشد اللہ صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں: "کان الشیخ ابوالتراب رشد الله عالم الکبیر فی الحدیث وکان صاحب التصانیف" مزید دیکھو! مجلہ بحر العلوم شیخ العرب والعجم نمبر.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجر رحمہ اللہ نے کی۔ اور مندرجہ بالا حدیث بھی جس طرح مسند احمد میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار نہ جانوں میں تم میں سے کسی کو کہ اس کو میری حدیث پہنچی اور وہ تکیہ لگائے ہوئے اپنے پلنگ پر کہتا ہو کہ قرآن پڑھو (یعنی حدیث قابل اعتبار نہیں فقط قرآن کافی ہے) جو تمہارے پاس میری اچھی بات آئی ہے تو میں نے ہی کہی ہے۔ اگر میری طرف کوئی غلط بات منسوب ہو تو میں غلط بات نہیں کہتا۔

ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ: خبردار نہ جانوں میں تم میں سے کسی کو کہ اس کو میری حدیث پہنچی اور وہ تکیہ لگائے ہوئے اپنے پلنگ پر کہتا ہو کہ قرآن پڑھو، یعنی حدیث قابل اعتبار نہیں اور مان لو جو اچھی بات ہے وہ میری کہی ہے۔''

نویں گواہی:

شیخ الاسلام زکریا بن محمد بن احمد الانصاری المصری الشافعی رحمہ اللہ ❶ اپنی کتاب ''تحفۃ الباری شرح صحیح البخاری'' میں لکھتے ہیں:

((یجوز روایۃ ماسوی الموضوع من الضعیف والعمل بہ من غیر بیان ضعفہ فی غیر صفاتہ تعالی وفی غیر الاحکام کالحلال والحرام وغیرھما وذلك کالقصص والمواعظ وفضائل الاعمال وغیرھما فیما لا تعلق لہ بالعقائد والاحکام وکذا ذکرہ ابن الصلاح)) انتھی

''موضوع حدیث کے علاوہ ضعیف حدیث پر عمل کیا جا سکتا ہے، قصص مواعظ فضائل اعمال اور دیگر ثواب کے امور جبکہ عقائد احکام اور صفات باری تعالیٰ میں عمل نہیں کیا جائے گا۔''

دسویں گواہی:

امام حافظ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ اپنی کتاب الفیۃ الحدیث میں لکھتے ہیں: ❷

---

❶ شیخ زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الانصاری المصری الشافعی اپنے وقت کے حافظ الحدیث اور عظیم مفسر، ان کی پیدائش ۸۲۳ ہجری اور وفات ۹۲۶ ہجری میں ہوئی۔ الاعلام للزرکلی ۴۶/۳.

❷ ان کا نام عبدالرحمٰن بن الکمال ابوبکر بن معمر الخضرمی المعروف جلال الدین السیوطی ہے، ان کی پیدائش ۸۴۹ ہجری کو مصر کے معروف شہر قاہرہ میں ہوئی تھی امام صاحب سات علوم میں ماہر تھے بلکہ ان علوم میں امام تھے انہوں نے ہر فن میں کتاب لکھی جن کی تعداد بقول بروکلان ۴۱۵ ہیں جبکہ دیگر مورخین نے ان کی کتب کی مجموعی تعداد چھ سو سے زیادہ بتائی ہے۔ امام صاحب کی وفات ۹۱۱ ہجری قاہرہ میں ہوئی تھی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: حسن المحاضرۃ ۳۳۵/۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر ما اسناده عرض وترك
بيان ضعف قدر ضوا
فی المواعظ او فضائل الاعمال
لا لعقد والحرام والحلال

''جو بھی (حدیث) بغیر سند کے ہوگی کسی کو رکھا جائے اور کچھ کو چھوڑا جائے گا جو حدیث فضائل اعمال مواعظ میں ہوگی اس ضعیف حدیث کو لیں گے اور جو عقیدہ، حلال اور حرام میں ہوگی اس کو ترک کردیں گے۔''

گیارہویں گواہی:

امام حافظ حجۃ شیخ الاسلام شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ [1] فرماتے ہیں:

((بان هذا القسم يعنى (الضعيف) لا يحتج به كله بل يعمل به فى فضائل الاعمال ويتوقف عن العمل به فى الاحكام الا اذا كثرت طرقه او عضده اتصال عمل او موافقة شاهد صحيح او ظاهر القرآن وهذا حسن رايق قوى ما اظن منصفا يأباه)) والله الموفق انتهى كلام الحافظ.

''ضعیف قسم کی تمام روایات قابل حجت نہیں بلکہ فضائل اعمال میں ان پر عمل کیا جائے گا اور احکامات کے بارے میں ان سے توقف کیا جائے گا مگر اس صورت میں جبکہ ان ضعیف روایات کو بکثرت طرق سے بیان کیا جائے یا مسلسل ومتواتر اس پر عمل ثابت ہو یا ان کی موافقت میں صحیح روایات موجود ہوں یا قرآن پاک کا ظاہر اس قسم کی روایات کی تائید کرتا ہو اور یہ بہترین اور طاقتور اصول ہے میں نہیں سمجھتا کہ کوئی انصاف پسند آدمی اس کا انکار کرسکتا ہے۔''

بارہویں گواہی:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [2]

((اجماع اهل الحديث وغيرهم على العمل به فى الفضائل ونحوها خاصة انتهى))

---

[1] اپنے دور کے عظیم امام حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ حسن المحاضرة ١/٣٦٣.

[2] یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن النووی رحمہ اللہ ان کی ولادت ٦٣١ ہجری ان کی مشہور کتاب شرح صحیح مسلم اور ریاض الصالحین ہیں مزید تفصیل دیکھو: تذکرۃ الحفاظ ٤/١٤٧٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تمام محدثین اور دیگر ائمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ فضائل اعمال میں (ضعیف حدیث ہے) عمل کیا جا سکتا ہے۔''

تیرہویں گواہی:

امام حافظ زین الدین عبدالرحیم بن حسین اثری العراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ❶

''(فضائل اعمال میں) ضعیف حدیث پر عمل کرنا درست بات ہے اور امت کو یہ ہی چیز ملی ہے۔''

چودھویں گواہی:

امام حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی رحمہ اللہ اپنی کتاب الکفایۃ فی علم الروایۃ میں عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں:

((باب التشدد فی احادیث الاحکام والتجوز فی فضائل الاعمال قد ورد عن غیر واحد من السلف انه لا یجوز حمل الاحادیث المتعلقة بالتحلیل والتحریم الا عمن کان بریئاً من التهمة وبعیدا من المظنة واما احادیث الترغیب والمواعظة ونحو ذلك یجوز کتبها من سائر المشائخ)) انتهی

''باب احکام والی احادیث میں سختی اور فضائل اعمال میں نرمی برتنے کا۔ بے شمار سلف صالحین سے مروی ہے کہ احادیث حلال وحرام پر اس وقت عمل کرے گی جو تمام تہمتوں اور گمانوں سے دور ہو جبکہ ترغیب اور نصیحت والی احادیث تمام مشائخ سے لی جا سکتی ہے۔''

پندرہویں گواہی:

شیخ محمد عبدالحق الدہلوی رحمہ اللہ مشکوٰۃ المصابیح کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

((وما اشتهر ان الحدیث الضعیف معتبر فی فضائل الاعمال لا فی غیرها المراد مفرداته لا مجموعها لانه داخل فی الحسن لافی الضعیف جزم به الائمة وقال بعضهم ان کان الضعیف من حجة سوء حفظ او اختلاط او تدلیس مع وجود الصدق و الدیانة ینجبر بتعدد الطرق وان کان من جهة اتهام الکذب او الشذوذ او فحش الخطا لا ینجبر بتعدد الطرق والحدیث محکوم علیه بالضعیف ومعمول به فی فضائل الاعمال انتهی))

''اور یہ جو مشہور ہے کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال میں معتبر ہے اس کے ماسوا نہیں تو اس سے مراد مفرد احادیث ہیں نہ کہ وہ احادیث جو متعدد طرق سے مروی ہوں اس لیے کہ ایسی احادیث تو

❷ فتح المغیث ۱۲۱ مطبوع لکھنؤ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف میں نہیں بلکہ حسن کے درجہ میں داخل ہیں، اس کی صراحت ائمہ حدیث نے کر دی ہے بعض کہتے ہیں کہ اگر ضعیف سوء حفظ یا اختلاط یا تدلیس کی وجہ سے ہو اور ساتھ اس کا راوی صدق ودیانت سے متصف ہو تو اس کی تلافی تعدد طرق سے ہو جائے گی اور اگر اس کا ضعف اتہام کذب یا شذوذ یا خطائے فاحش کی بنا پر ہو تو تعدد طرق سے اس کی تلافی ممکن نہیں، ایسی حدیث ضعیف ہی قرار پائے گی جو صرف فضائل اعمال میں ہی کار آمد ہوگی۔"

سولہویں گواہی:

شیخ عبداللہ بن حسین خاطر العدوی رحمہ اللہ اپنی کتاب "لقط الدرر" میں لکھتے ہیں:

((قال الذهبي ان كان في الحلال والحرام يكفر اجماعا وان كان في الترغيب والترهيب لا يكفر عند الجمهور))

"امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی (حدیث) حلال اور حرام میں ہوگی تو مجموعی طور پر سختی کی جائے اور اگر ترغیب ترہیب میں ہوگی تو جمہور کے نزدیک اس میں سختی نہیں کی جائے گی۔"

سترہویں گواہی:

شیخ عبدالعزیز بن احمد بن حامد اپنی کتاب کوثر النبی میں لکھتے ہیں:

((قال النووي، وابن جماعة والطيبي والبلقيني والعراقي والعسقلاني يجوز رواية الضعيف في غير الاحكام والعقائد من غير بيان ضعفه كالقصص والمواعظ والترغيب والترهيب والفضائل)) انتهى

"امام النووی رحمہ اللہ اور ابن جماعۃ، طیبی بلقینی، عراقی اور قسطلانی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ احکام اور عقائد کے علاوہ قصص، مواعظ، ترغیب اور ترہیب اور فضائل عمال میں بیان کرنا صحیح ہے۔"

یہ تمام گواہیاں بڑے نقاد محدثین کرام کی ہیں جنہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ضعیف حدیث فضائل اعمال مقبول اور معمول بہ ہیں۔ مثلاً: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

((قال رسول الله ﷺ من قراء حم الدخان في ليلة الجمعة غفر له)) ❶

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۃ حم الدخان شب جمعہ کو پڑھی بخشے جائیں گے اس کے لیے اس کے گناہ۔"

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے ہشام ابوالمقدم وہ ضعیف ہے لیکن ضعف شدید نہیں ہے، اس لیے قابل قبول ہے۔

❶ اخرجه الترمذي في السنن كتاب فضائل القرآن باب: ماجاء في فضل حم الدخان، رقم الحديث: ٢٨٨٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسی طرح ثواب میں ایک حدیث:

((قال رسول اللهﷺ التسبيح نصف الميزان والحمد لله يملاء ولا اله الا الله ليس له حجاب دون الله تعالى حتى تخلص الله)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ آدھا میزان بھر دیتا ہے، (یعنی ثواب سے) اور الحمد للہ ساری میزان بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے، یعنی مقبول ہو جاتا ہے۔''

صاحب مشکوٰۃ لکھتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اب حق ظاہر ہو گیا اور باطل فسق ہو گیا۔

اگر کوئی اعتراض کرتا ہے کہ فضائل اعمال کا تعلق بھی شریعت سے ہے، پھر ضعیف حدیث سے اس کو ثابت کرنا دین میں اختراع کے مترادف ہے اور دین میں وہ کام ایجاد کرنا ہے جس کی شریعت نے اجازت نہیں دی۔

قلت (جواب):

میں (شاہ صاحب رحمہ اللہ) یہ کہوں گا یہ اعتراض مردود ہے، اس لیے مندرجہ بالا (شروط کے تحت) ضعیف حدیث پر عمل کرنا درست ہے یہ جمہور کا مسلک ہے اور دین کے اندر اختراع نہیں ہے بلکہ فضیلت کو تلاش کرنا مقصود ہے۔ ضعیف نشانیوں سے بغیر کسی فساد کے یہ ہی بات ابن حجر المکی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''شرح الاربعین'' میں لکھی ہے۔

مزید بہتر اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہی فیصلہ کرنے والا ہے۔

واخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين



❶ اخرجه الترمذي في السنن كتاب الدعوات باب التسبيح نصف الميزان، رقم الحديث: ٣١٥١٨.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ